بسم اللہ الرحمن الرحیم

بالوں میں جِرم والی مہندی لگانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بالوں میں جرم والی مہندی لگانا کیسا؟

جواب

سر اور داڑھی کے بالوں کو سیاہ یا مائل بہ سیاہ مہندی کے علاوہ کسی اور رنگ سے رنگنا جائز ہے (البتہ مجاہد کو حالتِ جہاد میں سیاہ اور مائل بہ سیاہ خضاب لگانے کی بھی اجازت ہے)۔ اب **ایسی مہندی جسے دھونے کے بعد اس کی تہہ مکمل طور پر اتر جائے** اور بالوں پر فقط رنگ باقی رہ جائے، **اس کا استعمال بلاشبہ درست ہے**، جبکہ ناپاک چیز کی آمیزش سے پاک ہو، کہ بغیر تہہ والی مہندی لگانے سے وضو و غسل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ لیکن **ایسی مہندی جسے دھونے کے بعد بھی بالوں پر تہہ باقی رہ جائے** اور اس کا جرم بالوں تک پانی اور تری پہنچنے سے مانع ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ (پاک اجزاء پر مشتمل) **ایسی مہندی لگانا فی نفسہ تو جائز ہے، لیکن بالوں تک پانی پہنچنے سے مانع ہونے کی وجہ سے مکلف (عاقل بالغ) کے لئے وضو و غسل کے وقت جرم اتارنا ہوگا**، ورنہ وضو میں سر کا مسح اور غسل میں بال نہیں دھلیں گے اور اس بناء پر وضو و غسل نہیں ہوگا، جبکہ اسے اتارنا ممکن ہو **اور اگر اتارنا ممکن نہ ہو یا اس میں شدید حرج واقع ہو رہا ہو، تو حرج کی وجہ سے اتارے بغیر وضو و غسل تو ہو جائے گا، لیکن اپنے قصد (ارادے) سے ایسی حالت پیدا کرنا، ناجائز و گناہ ہے**، کیونکہ خود سے ایسی حالت اپنانا جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادات کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے گناہ ہے، جیسا کہ منہ سے بدبو کا آنا ترکِ جماعت کے لئے عذر ہے، لیکن جماعت کے قریب وقت میں قصداً ایسی چیز کھانا، ناجائز و گناہ ہے، جس سے منہ بدبودار ہو جائے۔

وضو و غسل کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ-وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو، تو خوب ستھرے ہو لو"۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 6)

غسل میں تمام ظاہر بدن کو (سر اور داڑھی کے بالوں سمیت) دھونا فرض ہے، جبکہ بغیر حرج دھونا ممکن ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ان تحت کل شعرۃ جنابۃ، فاغسلوا الشعرۃ وانقوا البشرۃ" ترجمہ: ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو"۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ 44، مطبوعہ کراچی)

درمختار میں ہے : ”(ویجب) اي یفرض (غسل) کل مایمکن من البدن **بلاحرج** مرة کاذن و (سرة وشارب وحاجب ولحیة) وشعر راس۔۔الخ “ترجمہ : **غسل میں بدن کا ہر وہ حصہ ایک بار دھونا فرض ہے جسے بلاحرج دھونا ممکن ہو، جیسے کان، ناف، مونچھیں، ابرو، داڑھی اور سر کے بال**“۔ (درمختار، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 285، مطبوعہ ملتان)

فتاوی رضویہ میں ہے : ”**سر کے بالوں سے تلووں سے نیچے تک جسم کے ہر پرزے، رونگٹے کی بیرونی سطح پر پانی کا تقاطر کے ساتھ بہہ جانا سوا اس موضع یا حالت کے جس میں حرج ہو** (فرض ہے)۔۔۔ **جب تک ایک ایک ذرے پر پانی بہتا ہوا نہ گزرے گا غسل ہرگز ادا نہ ہوگا**“۔ (ملتقطا از فتاوی رضویہ، جلد 1، صفحہ 596 تا 597، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وضو میں کم ازکم چوتھائی سر کے بالوں کا مسح کرنا فرض ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے : ”ففرض الطھارۃ غسل الأعضاء الثلاثۃ ومسح الرأس والمفروض في مسح الرأس مقدار الناصیۃ وھو ربع الرأس “ترجمہ : **وضو کے فرائض میں تین اعضاء کو دھونا اور سر کا مسح کرنا ہے اور مسح کرنے میں پیشانی کی مقدار فرض ہے اور وہ چوتھائی سر ہے**“۔ (ہدایہ، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 15، مطبوعہ بیروت)

مسح کی وضاحت فتاوی رضویہ میں کچھ یوں ہے : ”**مسح کی نم سر کی کھال یا خاص سر پر جو بال ہیں (نہ کہ سر سے نیچے لٹکے ہیں) ان پر پہنچنا فرض ہے عمامے دوپٹے وغیرہ پر مسح ہرگز کافی نہیں مگر جبکہ کپڑا اتنا باریک اور نم اتنی کثیر ہو کہ کپڑے سے پھوٹ کر سر یا بالوں کی مقدار شرعی پر پہنچ جائے**“۔ (فتاوی رضویہ، جلد 01، صفحہ 285، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جرم دار مہندی کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے : ”والخضاب اذا تجسد ویبس یمنع تمام الوضوء والغسل کذا فی السراج الوھاج “ترجمہ : **خضاب جب جرم دار ہو اور خشک ہوجائے تو وضو اور غسل کی تمامیت سے مانع ہے یعنی اس کی وجہ سے وضو اور غسل تمام نہیں ہوگا**، السراج الوھاج میں اسی طرح ہے“۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 6، مطبوعہ کراچی)

فتاوی خلیلیہ میں ہے : ”**زیبائش و آرائش کی خواہ کوئی چیز ہو، اگر جرم دار ہو کہ اس کے استعمال سے ایک معمولی تہ جسم پر جم جاتی ہے، تو اس کے چھڑائے بغیر نہ وضو درست، نہ غسل روا اور ایسے وضو غسل سے نماز بھی ادا نہ ہوگی**“۔ (فتاوی خلیلیہ، جلد 3، صفحہ 235، مطبوعہ لاہور)

کسی معاملے میں حرج ہو، تو اسے دور کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے : ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ ترجمہ کنز الایمان : **تم پر دین میں کوئی تنگی (حرج) نہ رکھی**“۔ (پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 78)

کشف الاسرار شرح اصول البزدوی میں ہے : ”ان اللہ تعالیٰ کما لم یکلف بما لیس فی الوسع لم یکلف بما فیہ الحرج “ترجمہ : **بیشک جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا مکلف نہیں بنایا کہ جس کی طاقت نہ ہو، اسی طرح جس میں حرج ہو، اس کا مکلف بھی نہیں بنایا**“۔ (کشف الاسرار، جلد 4، صفحہ 30، مطبوعہ بیروت)

اپنے قصد سے فرض، واجب عبادات کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے سے مانع حالت پیدا کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”ان اکل ھذہ الاشیاء عذر فی التخلف عن الجماعۃ۔۔اقول : کونہ یعذر بذلک

ینبغی تقییدہ بما اذا اکل ذلک بعذر او اکل ناسیا قرب دخول وقت الصلاۃ لئلا یکون مباشر الما یقطعہ عن الجماعۃ بصنعہ“

ترجمہ: ان اشیاء (لہسن یا پیاز وغیرہ) کا کھانا ترکِ جماعت کا عذر ہے۔۔ میں کہتا ہوں: اس عذر کو اس قید کے ساتھ مقید کرنا ضروری ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ کسی عذر سے یا نماز کا وقت داخل ہونے کے قریب بھول کر یہ چیزیں کھالے (تو اس کے لیے ترکِ جماعت کا عذر ہے) تاکہ اپنے فعل سے ترک جماعت کا مرتکب نہ بنے“۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ 526، مطبوعہ پشاور)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”رائحہ کریہہ کے ساتھ مسجد میں جانا، جائز نہیں۔۔ جو حقہ ایسا کثیف و بے اہتمام ہو کہ معاذاللہ تغیرِ باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک کلی سے بھی بکلی زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہوگا اور یہ ممنوع و ناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہٖ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع و ناروا“۔ (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ 94، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7143

تاریخ اجراء: 21 جمادی الثانی 1444ھ/14 جنوری 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net